امام بیہقی کی کتاب حیاۃ الانبیاء کی مثالی شرح

آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں واللہ

محدث کبیر، مناظر اسلام، محقق دوراں
علامہ محمد عباس رضوی

مکتبۃ المدینۃ المنورہ ○ حافظ آباد

امام بیہقی کی کتاب ''حیاۃ الانبیاء'' کی مثالی شرح

آپ ﷺ زندہ ہیں واللہ

محدث کبیر، مناظر اسلام، محقق دوراں،

حضرت علامہ مفتی **محمد عباس** صاحب رضوی مدظلہ العالی

ناشر

مکتبۃ المدینۃ المنورۃ **مکتبہ قادریہ**

کسوکے روڈ مکہ مارکیٹ حافظ آباد: 0431-237699 سرکلر روڈ گوجرانوالہ

باسمه تعالی

نام کتاب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں واللہ

تالیف: محدث کبیر علامہ محمد عباس رضوی صاحب مدظلہ العالی

پروف ریڈنگ: خادم مناظر اسلام قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

کمپوزنگ: قادری کمپوزنگ سنٹر میلاد چوک سرکلر روڈ گوجرانوالہ

ایڈیشن: دوئم ۲۰۰۴ء

قیمت...................... ۲۰۰

ملنے کے پتے

شبیر برادرز لاہور : ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

مکتبہ جمال کرم لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور

مکتبہ قادریہ لاہور: سنی کتب خانہ لاہور

مکتبہ رضائے مصطفے چوک دارالسلام گوجرانوالہ فرید بک سٹال لاہور

فیضان مدینہ پبلی کیشنز کاموں کے مسلم کتابوی لاہور

مکتبۃ المدینۃ المنورۃ مکہ مارکیٹ حافظ آباد: مکتبہ قادریہ سرکلر روڈ گوجرانوالہ

....

(مطالع المسرات بحلا دلائل الخیرات ص ۸۱) آپ کی قبر منورہ سے دور دراز کے علاقے میں۔

الحمدللہ یہ چار احادیث حدیث طبرانی کی شواہد ہیں اور اس کی تائید کرتے ہوئے ثابت کر رہی ہیں کہ حدیث طبرانی بالکل صحیح ہے۔ اور ان احادیث پر کسی بھی مستند عالم دین نے اعتراض نہیں کیا بالخصوص دلائل الخیرات شریف تو صدیوں سے علماء اولیاء کی حرز جان ہے۔ کسی ایک نے بھی یہ نہیں فرمایا کہ اس میں حدیث من گھڑت ہے اور علمائے دیوبند بھی اس کی اجازت دیتے اور لیتے رہے ہیں تو انہوں نے بھی اس اجازت میں کوئی شرط نہیں رکھی اور پھر یہ کتاب تو بالاتفاق بارگاہ نبوت کی مقبول کتاب ہے۔ جیسا کہ کتب میں موجود ہے۔

اور مشہور دیوبندی شیخ الحدیث انور شاہ کشمیری صاحب نے علمائے نجد کا رد کرتے ہوئے دلائل الخیرات شریف کی تعریف کی ہے! ملاحظہ فرمائیں (ملفوظات محدث کشمیری ص ۲۲۹، ص ۲۳۰)

اعتراض

یہ احادیث بلا اسناد ہیں لہٰذا قابل حجت نہیں ہیں۔

جواب یہ احادیث چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ظاہر کر رہی ہیں اور بطور تائید پیش کی گئی ہیں۔ اور موضوع بھی نہیں جبکہ منکرین شان نبوت کے امام نے تو لکھا ہے۔ کہ فضائل میں تائیدا موضوع حدیث بھی پیش کی جاسکتی ہے۔

جناب مولوی محمد اسماعیل دہلوی صاحب تقویۃ الایمان نے لکھا ہے:

والموضوع لایثبت شیاءً من الاحکام نعم یوخذ فی الفضائل ماثبت فضله بغیره تائیدًا او تفصیلاً۔

اور موضوع حدیث سے احکام میں سے کچھ بھی ثابت نہیں ہوگا۔ ہاں فضائل میں اس کو (حجت) پکڑا جائے گا جو فضیلت کہ اس کے غیر کسی اور دلیل

....

(اصول فقہ، ۱۸ طبع الصدف پبلشر کراچی) سے ثابت ہو چکی ہو تو اس کو تائیدًا یا تفصیلاً۔

ان احادیث کو چونکہ تلقی بالقبول حاصل ہے اس لیے اگر ان کی کوئی سند معتبر نہ بھی ہمارے علم میں ہو تب بھی یہ اصولاً قابل قبول ہوں گی۔ کیونکہ کسی حدیث کو تلقی بالقبول کا درجہ اگر حاصل ہو جائے تو وہ مقبول ہے اگر چہ اس کی سند صحیح نہ بھی مل سکے۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں:

وقد صرح غیر واحدبان من دلیل صحة الحدیث قول اھل العلم به وان لم یکن له اسناد یعتمد علی مثله.

(التعقبات علی الموضوعات ۱۲)

بہت سارے علماء نے بیان فرمایا ہے کہ حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل اہل علم کا قول ہے۔ اگر چہ اس حدیث کی کوئی سند نہ ہو کہ جس پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

جناب مولانا عبدالحیٔ لکھنوی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

قال السیوطی شرح "نظم الدرر" المسمی "البحرالذی زخر" المقبول ماتلقاہ العلماء بالقبول وان لم یکن له اسناد صحیح فیما ذکرہ طائفة من العلماء منھم ابن عبدالبر. او اشتھر عند ائمة الحدیث بغیر نکیر فیما ذکرہ الاستاذ ابواسحاق الاسفرائنی وابن فورک او وافق آیة من القرآن او بعض اصول الشریعة.

امام جلال الدین سیوطی نے "شرح نظم الدرر" المسمی "البحرالذی زخر" میں بیان فرمایا کہ مقبول حدیث وہ ہے کہ جس کو علماء نے قبول کیا ہو اگر چہ اس کی سند صحیح نہ بھی ہو۔ یہ علماء کی ایک جماعت نے بیان فرمایا جن میں سے امام ابن عبدالبر وغیرہ ہیں یا وہ حدیث ائمہ حدیث کے نزدیک بغیر نکیر کے مشہور ہو اس کو استاذ ابواسحاق الاسفرائنی اور ابن فورک نے ذکر کیا ہے۔ یا وہ حدیث قرآن کی کسی آیت کے یا اصول شریعت میں کسی کے

....

موافق ہو۔

(الاجوبۃ الفاضلۃ للاسئلۃ العشرۃ الکاملۃ، ۲۲۹ طبع ثانیہ مصر)

حضرت امام سیوطی مزید فرماتے ہیں:

قال بعضهم يحكم للحديث بالصحة اذا تلقاه الناس بالقبول وان لم يكن له اسناد صحيح.

(تدریب الراوی۔۱:۶۷ للسیوطی)

بعض علماء نے فرمایا کہ حدیث کی صحت کا حکم لگایا جائیگا جب کہ لوگوں نے اس کو قبول کرلیا ہے اگرچہ اس کی کوئی سند صحیح نہ ہو۔

حضرت امام عبدالبر فرماتے ہیں:

وفي قول جماعة العلماء و اجماع الناس على معناه غنى عن الاسناد فيه.

(تدریب الراوی،۱:۶۷)

اس حدیث میں علماء کی جماعت کے قبول کا قول ہے اور اس کے معنی پر لوگوں کا اجماع ہے جو کہ اس میں سند سے بے پرواہ کردیتا ہے۔

حضرت امام احمد فرماتے ہیں:

وقد حدثنا ابوبكر المروذي رحمه الله قال سألت اباعبدالله عن الاحاديث التي تردها الجهمية في الصفات والرئوية والاسراء وقصة العرش؟ فصححها ابوعبدالله وقال؛ :قد تلقتها العلماء بالقبول نسلم الاخبار كما جاء ت.

امام ابوبکر المروزی نے فرمایا کہ میں نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے ان احادیث کے بارے میں پوچھا کہ جن کو جہمیہ نہیں مانتے یعنی احادیث صفات باری تعالیٰ اس کا دیدار معراج اور عرش معلٰی کے بارے میں تو آپ رحمۃ اللہ نے ان احادیث کی تصحیح کی اور فرمایا کہ ان احادیث کو علماء کا تلقی بالقبول حاصل ہے لہٰذا ہم ان کو مانتے

(السنۃ للخلال ۱:۲۴۶۔۲۴۷ وطبقات الحنابلۃ ۱:۳۲۔۳۳)

....

لابن ابی یعلی حنبلی) ہیں جیسی کہ وارد ہوئی ہیں۔

حضرت امام سیوطی وعلامہ عبدالحیٔ لکھنوی اور علامہ ابن عبدالبر وغیرہم نے جو حدیث کی صحت کے اصول بتلائے ہیں وہ تمام ان احادیث میں پائے جاتے ہیں۔یعنی علماء نے ان احادیث کو بغیر نکیر کے نقل فرمایا:

اور پھر یہ قرآن کی آیت کے بھی موافق ہیں جیسا کہ پچھلے صفحات میں گزر چکا ہے۔جب ان احادیث میں قبول کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں تو پھر ان کو قبول کرنا چاہیئے جبکہ یہ احادیث ہیں بھی باب فضائل میں اور فضائل میں تو ضعیف حدیث بھی بالاجماع مقبول ہے جیسا کہ باحوالہ گذر چکا ہے۔

اس کے باوجود جو شخص ان احادیث کو من گھڑت اور نا قابل قبول کہہ کر ٹھکراتا ہے تو وہ حقیقت میں پیارے آقا سید انس وجن صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا منکر ہے اور جو چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت میں ثابت ہو اس کا انکار نہ کرے گا مگر گستاخ اور بد بخت۔

حضرت امام ابوبکر احمد بن ہارون بن یزید الخلال م ۳۱۱ھ فرماتے ہیں۔

قال ابو العباس هارون بن العباس الهاشمي .....ومن ردفضل النبي صلى الله عليه وسلم فهوعندي زنديق لايستاب ويقتل لان الله تعالىٰ عزو جل قد فضله صلى الله عليه وسلم على الانبياء عليهم السلام .
(السنۃ للابن خلال ا:۲۳۷ طبع دار الرایہ الریاض)

حضرت امام ابوالعباس ہارون بن عباس ہاشمی (م ۲۷۰ھ وکان ثقۃ تاریخ بغداد ۱۴:۲۷) نے فرمایا کہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی فضیلت کا انکار کرے وہ میرے نزدیک ایسا زندیق ہے کہ اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ بلکہ اس کو قتل کیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ

....

والسلام پر فضیلت عطا فرمائی۔

اور آپ مزید فرماتے ہیں:

فالعجب العجب ان النصاری تضحک بنااانا نسلم الفضائل کلھالعیسی علیه السلام تشبه الربوبية. انه کان یحیی الموتی وحده ویبرئ الأکمة والا برص فهذه تکون الا فيه فسلمنا ذلک لعیسی بالرضا والتصدیق بکتاب الله عزوجل انکر هذا المسلوب فضیلة لرسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن نفخر علی الامم کلھا ان نبینا افضل الانبیآء.

(السنة، ۱: ۲۴۰)

اور تعجب در تعجب ہے کہ (گستاخانِ رسول کی وجہ سے) عیسائی ہم پر ہنستے ہیں کہ ہم تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں تمام ایسے فضائل تسلیم کرتے ہیں جو بظاہر اللہ تعالیٰ کے اوصاف کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔ وہ مردوں کو زندہ کرتے کوڑھی اور برص والے کو تندرست کرتے تھے۔ یہ اوصاف تو صرف اللہ تعالیٰ کے ہیں۔ ہم نے یہ اوصاف اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تصدیق اور رضا کی بنا پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے تسلیم کئے ہیں۔ یہ محروم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا انکار کرتا ہے۔ حالانکہ ہمیں تمام امتوں پر فخر ہے کہ ہمارے نبی ﷺ تمام انبیاء سے افضل ہیں۔

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں:

ویتولدمن هذالجواب جواب آخر وهوان تکون الروح کنایة عن السمع ویکون المراد ان الله تعالی یردعلیه سمعه الخارق للعادة بحیث یسمع المسلم وان بعد قطره.

اس جواب سے ایک اور جواب پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ ردروح سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی سماعت خارق عادت کو لوٹا دیتا ہے اس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے